

ہے کہ اولاد، خواہ بیٹا ہو یا بیٹی، جب بالغ ہو جائے، تو مناسب رشتہ ملتے ہی اس کی شادی کر دی جائے، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بیان کرتی ہیں:

«تَخَيَّرُوا لِنُطْفِكُمْ، فَأَنْكِحُوا الْأَكْفَاءَ، وَتَزَوَّجُوا إِلَيْهِمْ».

”تم اپنی اولادوں کے لیے مناسب رشتوں کا انتخاب کرو، مناسب مردوں سے اپنی بیٹیوں کا نکاح کرو اور مناسب عورتوں سے اپنے بیٹوں کی شادی کرو۔“

(النفقة على العيال لابن أبي الدنيا: 130، تاريخ دمشق لابن عساكر: 84/15، وسنده حسن)

مناسبت کس چیز کا نام ہے؟ اس بارے میں محدث العصر، ناصر الدین، علامہ البانی رحمہ اللہ (م: 1420ھ) فرماتے ہیں:

وَلَكِنْ يَجِبُ أَنْ نَعْلَمَ أَنَّ الْكَفَاةَ إِنَّمَا هِيَ فِي الدِّينِ وَالْخُلُقِ فَقَطْ.

”یہ جاننا ضروری ہے کہ لڑکی اور لڑکے کی باہمی مناسبت صرف دین اور اخلاق میں

ہوتی ہے۔“ (سلسلة الأحاديث الصحيحة: 57/3، ح: 1067)

بد قسمتی سے لوگ دنیا کی خاطر آخرت کو برباد کر رہے ہیں۔ انہیں اولاد کی پرواہ نہیں، نوجوان نسل تباہ ہو گئی ہے۔ وہ مغربی تہذیب کی دلدادہ بن چکی ہے اور اسلام سے بیگانہ ہے۔ اگر بچوں کی بروقت شادی کر دی جائے، تو ان کو صحت و عافیت والی لمبی عمر نصیب ہو سکتی ہے اور یقیناً دین و دنیا کی بھلائیاں ان کا مقدر بنیں گی۔

سوال (۱۵): حرام خوری کی کیا سزا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں اور مؤمن بندوں کو حلال اور طیب رزق

کھانے کا حکم فرمایا ہے۔ حرام خوری کبیرہ گناہ ہے۔ حرام خور کی دعا قبول نہیں ہوتی، نیز حرام خوری کا فرقہ موں کا شیوہ اور باعث لعنت کام ہے، جیسا کہ:

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:
 «قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ، ثُمَّ بَاعُوهُ،
 فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ». ”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت فرمائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر
 حرام جانوروں کی چربی حرام کی، تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچا اور اس کی قیمت کھانا شروع
 کر دی۔“ (صحیح البخاری: 2236، صحیح مسلم: 1207)

رسول کریم ﷺ نے سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:
 «يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ! إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ، النَّارُ
 أَوْلَىٰ بِهِ». ”اے کعب بن عجرہ! جو گوشت حرام سے پروان چڑھا ہو، یقیناً وہ جنت
 میں داخل نہیں ہوگا۔ جہنم ہی اس کو زیادہ مناسب ہے۔“

(مسند الإمام أحمد: 321/3، وسنده حسن)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (4514) نے ”صحیح“ اور امام حاکم رحمہ اللہ (422/4)
 نے ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

یہ حدیث سنن ترمذی (614، وسنده حسن) میں ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے:
 «يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ! إِنَّهُ لَا يَرَبُّوْ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ، إِلَّا كَانَتْ النَّارُ
 أَوْلَىٰ بِهِ». ”اے کعب بن عجرہ! جو گوشت حرام سے پلا ہو، آگ ہی اس کی مستحق ہوگی۔“
 اس حدیث کو امام ترمذی نے ”حسن“ قرار دیا ہے۔

سوال (۱۶): نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ رکھ کر دعا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز کے بعد پیشانی پر ہاتھ رکھ کر دعا کرنا بدعت اور بے اصل عمل ہے،

اگرچہ اس کے بارے میں درج ذیل سخت ”ضعیف“ اور غیر ثابت روایت بھی وارد ہے: